QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journanment
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

عصرِ حاضر میں انسانی جان بچانے والے اداروں کے کردار کا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Role of Life-Saving Institutions in the Contemporary Era in the Light of Qur'anic Teachings

Muhammad Akbar

Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur. Email: akbar.rescue1122@gmail.com

Dr. Ghulam Haider

Associate Professor, Department of Hadith /Chairman,The Islamia University of Bahawalpur. Email: ghulam.haider@iub.edu.pk

In contemporary society, life-saving institutions such as hospitals, ambulance services, rescue organizations (e.g., Rescue 1122), and NGOs play a crucial role in preserving human life. This research examines their services in light of Quranic teachings, emphasizing the sanctity of human life and the Islamic obligation to protect it. The study highlights key Quranic principles, including the value of saving lives (Al-Ma'idah 5:32), the importance of medical care, and the duty of communal cooperation in acts of righteousness (Al-Ma'idah 5:2). It also explores how modern healthcare aligns with prophetic traditions and Islamic ethics while addressing challenges like corruption and inequity in emergency medical services. The paper concludes that these institutions fulfill a sacred Islamic duty when operating with integrity, justice, and compassion, calling for enhanced ethical training to align their services with Quranic values.

Keywords: Human life, Qur'anic teachings, Medical ethics, Rescue services, Social Responsibilities, Ethical challenges.

تعارف:

عصر حاضر میں انسانی جان بچانے والے اداروں (جیسے ایمرجنسی سروسزوایمرجنسی ہسپتال، ایمبولینس سروسز، ڈیزاسٹر مینجمنٹ،فائرسروسز، ریسکیو 1122، اور این جی اوز) کی خدمات کا جائزہ قرآن مجید کی تعلیمات کی

روشنی میں ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ قرآن مجید نے انسانی جان کی حرمت اور اس کی حفاظت کو بنیادی اقدار میں شمار کیا ہے۔ انسانی جان بچانے والے اداروں کی خدمات قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں انتہائی اہمیت رکھتی ہیں۔ قرآن مجید نے انسانی جان کی حرمت، اس کی حفاظت اور خدمتِ خلق کو بنیادی اقدار کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس مقالے میں ان خدمات کا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

انسانی جان بچانے والے اداروں (ریسکیو اینڈ ایمرجنسی سروسز) کی خدمات قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

قرآن مجید میں انسانی جان کی حرمت کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے:

"مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا" [1]

"جو شخص کسی کو ناحق قتل کرے گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا، اور جو کسی کی جان بچائے گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی۔"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی جان بچانا ایک عظیم نیکی ہے اور موجودہ دور میں ہسپتال، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اسٹاف اور ریسکیو ٹیمیں یہی فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ طبی امداد اور علاج کرنا سنت انبیاء ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول قرآن پاک میں ہے کہ

"وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ" [2]

"اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے بیماری اور شفا کو اپنی قدرت سے جوڑا ہے، لیکن وہ اسباب کے ذریعے کام کرتا ہے۔ ڈاکٹرز، نرسز اور طبی عملہ درحقیقت اللہ اپنے بندوں کے ذریعے شفا کا سبب بنتا ہے۔

ہنگامی امداد اور اجتماعی ذمہ داری

قرآن مجید اجتماعی فلاح کے کاموں کی ترغیب دیتا ہے:

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ" [3]

"نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔"

آج کل کی ایمبولینس سروسز، ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیمیں (جیسے ریسکیو 1122) اور این جی اوز یہی تعاون پیش کر رہے ہیں، جو قرآن کے حکم کے عین مطابق ہے۔

اسلام میں انسانی جان کی حفاظت، دوسروں کی مدد کرنا، اور ہنگامی حالات میں فوری اقدامات کرنا ایک اہم مذہبی فریضہ ہے۔ قرآن اور حدیث میں اس کے واضح احکامات موجود ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا [4]

"جس نے کسی ایک جان کو بچایا، گویا اس نے پوری انسانیت کو بچا لیا۔"

یہ آیت انسانی جان کی حفاظت کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ قرآن میں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ
وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ [5]

"اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

یہ آیت خود کو اور دوسروں کو خطرات سے بچانے کی ترغیب دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ" [6]

"اللہ نے ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے، سو تم علاج کرو۔"

یہ حدیث صحت اور حفاظت کے لیے اقدامات کرنے کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ" [7]

"تم میں سے جو کوئی کسی مصیبت زدہ کی مدد کرے، اللہ اس کی مدد کرے گا۔"

یہ حدیث ہنگامی حالات میں دوسروں کی مدد کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

اسلامی تاریخ میں انسانی جان بچانے والے ادارے حسبہ کا نظام

اسلامی معاشروں میں "حسبہ" نامی ادارہ ہوتا تھا، جو شہریوں کی حفاظت، بازاروں کی نگرانی، اور ہنگامی حالات میں مدد فراہم کرتا تھا۔ "حسبہ" اسلامی تاریخ کا ایک اہم ادارہ تھا جس کا مقصد سماجی انصاف، بازاروں کی نگرانی، اور عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا تھا۔ اس ادارے کا سربراہ "المحتسب" کہلاتا تھا، جو حکومتی نمائندہ ہوتا تھا اور اسے اختیارات دیے جاتے تھے کہ وہ بازاروں میں نرخوں کو قابو میں رکھے، ملاوٹ کو روکے، اور لوگوں کو خاص طور پر ہنگامی حالات میں فوری مدد فراہم کرے۔

> ابن خلدون نے اپنی مشہور کتاب "المقدمہ" میں حسبہ کے نظام کو اسلامی ریاست کے اہم ترین انتظامی ستونوں میں شمار کیا ہے اور المحتسب کے فرائض کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔[8]
> کتاب "الأحکام السلطانیۃ" میں الماوردی نے حسبہ کے نظام کو بیان کیا ہے، جس میں انہوں نے المحتسب کے کردار اور اختیارات پر روشنی ڈالی ہے۔[9]
> اپنی تحریروں میں ابن تیمیہ نے حسبہ کے ادارے کو ایک اسلامی فریضہ قرار دیا ہے، جس کا مقصد برائی سے روکنا اور بھلائی کا حکم دینا ہے، جس میں شہریوں کی حفاظت اور فوری مدد بھی شامل ہے۔[10]

الہامی و غیر الہامی مذاہب میں بچاؤ، ریسکیو، تحفظ، سیفٹی، اور ہنگامی خدمات کا تصور موجود ہے۔ یہ تصورات ان مذاہب کے بنیادی اصولوں اور تعلیمات کا حصہ ہیں۔ ہر مذہب میں دوسروں کی مدد کرنا، ان کی جان بچانا، اور ہنگامی حالات میں فوری اقدامات کرنا ایک اہم مذہبی فریضہ سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ [11]

"ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔"

یعنی ایک مشقّت کے بعد اس کے لیے دوسری مشقت تیار کھڑی ہوتی ہے یعنی ایک کام کے بعد اسے دوسرا کام کرنا پڑتا ہے۔ آزمائشیں، مصیبتیں پریشانیاں اور تکلیفیں شروع دن سے انسانی زندگی کا حصہ ہیں۔ انسانوں کے ساتھ ہیں انسانوں کے اوپر کوئی نہ کوئی مصیبت ہر دور میں آتی رہی ہے چاہے انسانوں کے اعمال کی وجہ سے ہو یا انسانوں کی اپنی غلطیوں ، کوتاہیوں کی وجہ سے ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو یا انسانوں کی اپنی پیدا کردہ ہو توان مشکل حالات کو ان تکلیف دہ حالات کو کنٹرول کرنے کے لیے انسان نے کوششیں کی ہیں اور انسانی جان بچانے والے ادارے، ریسکیو ادارے، ایمرجنسی سروسز یہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ انسانوں نے اپنے تحفظ کے لیے ،اپنی حفاظت کے لیے، اپنے بچاؤ کے لیے ان سروسز کو ایجاد کیا، ان سروسز پر توجہ دی ان اداروں پر توجہ دی ان اداروں کے لیے ٹیمیں بنائی گئیں جو کہ تربیت یافتہ ہیں اور انسانوں کے جان ومال کی حفاظت کے لیے ہر وقت سرگرم رہتی ہیں اور اپنا کردار بھرپور ادا کر رہی ہیں۔ جدید دور کی ہنگامی خدمات (ایمرجنسی سروسز) صدیوں سے کی گئی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔جب سے حضرتِ انسان کو آگ سے واسطہ پڑا ہے اس نے شعلوں کو قابو کرنے کے لئے بھی لڑائی لڑی ہے۔

ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے خدمات

ہنگامی ایمبولینس خدمات (Emergency Medical Services - EMS)

طبی ہنگامی خدمات (EMS) کا بنیادی مقصد زخمی یا بیمار افراد کو فوری طبی امداد فراہم کرنا ہے۔ موجودہ دور میں جدید ہنگامی طبی خدمات نہ صرف ایک ضرورت ہیں بلکہ انسانی حقوق اور مذہبی تعلیمات کا بھی تقاضا ہیں۔ ان خدمات کو مزید بہتر بنانے کے لیے حکومتوں، اداروں اور عوام الناس کو مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ یہ خدمات ہنگامی کالز کے جواب میں حرکت میں آتی ہیں اور بعض اوقات زندگی اور موت کا فرق ثابت ہوتی ہیں۔ اسلام میں طبی امداد کی اہمیت کو نبی کریم ﷺ کی احادیث سے بھی سمجھا جا سکتا ہے، جیسے کہ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "جس نے ایک جان بچائی، گویا اس نے پوری انسانیت بچائی" ۔[12]

فائر بریگیڈ اور آگ سے بچاؤ

فائر بریگیڈ کی خدمات آگ کے واقعات کو کنٹرول کرنے اور جانی ومالی نقصان کو کم کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں آگ سے بچاؤ کی اہمیت کو سورۃ الحدید (57:25) میں بیان کیا گیا ہے، جہاں لوہے (آلات) کے استعمال کو انسانی فلاح کے لیے ضروری بتایا گیا ہے۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ [13]

"اور لوہا اتارا جس میں بڑی قوت ہے اور لوگوں کے لیے فوائد ہیں۔"

عیسائیت میں بھی آگ سے حفاظت کو ایک اخلاقی فریضہ سمجھا جاتا ہے۔

پولیس اور قانونی تحفظ

پولیس کی ہنگامی خدمات جرائم کو روکنے، عوامی امن قائم رکھنے اور ہنگامی حالات میں مدد فراہم کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ اسلام میں امن و امان کی بحالی کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں کہا گیا ہے:

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا [14]

"اور اللہ کی راہ میں اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ انصاف قائم ہو۔"

تھانہ اور ہنگامی رابطہ نمبرز

جدید ہنگامی نظام میں 911(امریکہ)، 112 (یورپ)، اور 1122 (پاکستان) اور 15 (پاکستان) جیسے نمبرز فوری مدد کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ ریسکیو یا ہنگامی امداد فراہم کرنے والے ادارے عام طور پر مختلف اقسام میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں، جو مخصوص حالات میں لوگوں کی جان بچانے اور نقصانات کو کم کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔ تحقیقی مطالعات اور بین الاقوامی معیارات کے مطابق، ریسکیو اداروں کی درج ذیل بڑی اقسام ہیں:

طبی ہنگامی ریسکیو (Medical Emergency Rescue)

یہ ایمبولینس سروسز، ہسپتال ایمرجنسی یونٹس، اور ابتدائی طبی امداد (First Aid) فراہم کرنے والے ادارے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ریسکیو 1122 اور ریڈ کراس جیسی تنظیمیں جائے حادثہ پر پہنچ کر طبی امداد فراہم کرتی ہیں۔[15]

فائر اینڈ ریسکیو سروسز (Fire and Rescue Services)

یہ ادارے آگ بجھانے، دھوئیں سے متاثرہ افراد کو نکالنے، اور عمارتوں میں پھنسے لوگوں کو نکالنے کے لیے کام کرتے ہیں۔ فائر بریگیڈ اور ریسکیو 1122 کی فائر سروسز اس کی مثال ہیں۔[16]

قدرتی آفات سے بچاؤ اور بحالی (Disaster Response and Recovery)

زلزلے، سیلاب، طوفان، اور دیگر قدرتی آفات کے دوران بچاؤ اور بحالی کے اقدامات کرنے والے ادارے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) اور اقوام متحدہ کی امدادی تنظیمیں (UNDRR) اس زمرے میں آتی ہیں۔[17]

پانی میں ڈوبنے سے بچاؤ (Water Rescue Services)

یہ سروسز دریا، سمندر، یا جھیلوں میں پھنسے لوگوں کو بچانے کے لیے کام کرتی ہیں، جن میں ریسکیو 1122، بحریہ کے ریسکیو یونٹ، لائف گارڈز، اور کوسٹ گارڈز شامل ہیں۔[18]

شہری دفاع اور سرچ اینڈ ریسکیو (Urban Search and Rescue - USAR)

یہ خدمات زلزلوں، دھماکوں، یا دیگر حادثات میں عمارتوں کے ملبے تلے دبے افراد کو نکالنے کے لیے فراہم کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان آرمی انجینئرز کور اور انٹرنیشنل سرچ اینڈ ریسکیو ٹیمز اس میں شامل ہیں۔[19]

فضائی ریسکیو (Air Ambulance Rescue Services)

یہ خدمات زیادہ تر ہیلی کاپٹرز اور دیگر فضائی ذرائع سے مہیا کی جاتی ہیں، جیسے کہ ایئر ایمبولینس سروسز اور ہیلی کاپٹر ریسکیو آپریشنز دور دراز سے مریضوں کو منتقل کرتے ہیں۔[20]

جنگ اور دہشت گردی کے دوران ریسکیو (Combat and Counter-Terrorism Rescue)

یہ ادارے جنگی حالات یا دہشت گردی کے حملوں میں پھنسے افراد کو نکالنے کے لیے کام کرتے ہیں، جیسے کہ اسپیشل سروسز گروپ (SSG) اور ریپڈ ریسپانس فورس (RRF) وغیرہ۔[21]

بے لوث خدمت اور ایثار

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی پوری دولت غربا اور بیماروں پر خرچ کر دی۔[22]

اسی طرح آج کے ریسکیو ورکرز، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور رضاکار جو مشکل حالات میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں، وہ ایثار کی اعلیٰ مثال ہیں۔

جدید طبی ایجادات اور قرآن کی ترغیب

قرآن نے علم و حکمت کی ترغیب دی ہے:

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"[23]

"کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟"

جدید میڈیکل سائنس، ویکسینیشن، سرجری اور لیب ٹیسٹس سب علم ہی کی بدولت ممکن ہوئے ہیں، جو قرآن کے علم پر زور دینے کے عین مطابق ہے۔ ہنگامی خدمات میں کردار ادا کرنے کے لیے سیکھنا اور علم کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ علم کے بغیر انسان بالکل ادھورا ہے۔ علم ایک روشنی ہے۔ علم سے انسان نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا ہے اور علم سے ہی انسان نے ترقی کی ہے اور علم سے ہی انسان نے اپنے لیے سہولیات پیدا کی ہیں۔ اپنی بیماریوں کے لیے دوائیں بنائی ہیں یہ سب علم کی بدولت ہوا ہے اور ہنگامی خدمات یا انسانی جان بچانے والے اداروں کی جو خدمات ہیں وہ اس چیز پر انحصار کرتی ہیں کہ سب سے پہلے ان کا علم حاصل کیا جائے اور ان کی تربیت حاصل کی جائے اور ان کی مکمل ایسی تربیت کہ جس پر بالکل عبور حاصل ہو تاکہ جب بھی کوئی ایسا وقت آئے جس میں انسانی جان بچانا مقصود ہو یا کوئی ایسی مشکل آئے تو اس وقت ہم لوگوں کو بچا سکیں اور اپنی بھی حفاظت کر سکیں اور لوگوں کی جانیں بھی بچا سکیں۔ جن لوگوں کے پاس انسانی جانیں بچانے کا علم نہیں ہوتا جو پورا علم نہیں رکھتے جیسے کہ ریسکیو اہلکار یا ڈاکٹرز یا پیرامیڈکس تو جب بھی کوئی آزمائش آتی ہے مصیبت آتی ہے کوئی قدرتی آفت آتی ہے یا انسانوں کی وجہ سے کوئی حادثہ ہوتا ہے تو وہ لوگوں کی جانیں بچانے کی بجائے الٹا اپنی جانیں دے دیتے ہیں۔ یہ صرف تربیت اور علم کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے اور جن لوگوں کی جن ریسکیو اہلکارز یا ڈاکٹرز کی اچھی تربیت ہوتی ہے اچھی طرح سے انہوں نے سیکھا ہوتا ہے اچھی ٹریننگ لی ہوتی ہے اور مشقیں کر کے مکمل عبور حاصل کیا ہوتا ہے وہ لوگوں کی جانیں بھی بچاتے ہیں اور اپنے آپ کو بھی بچاتے ہیں۔ معاشرے کو ایسے لوگوں

کی ضرورت ہے جو اپنی فیلڈ میں اپنے شعبے میں مہارت رکھتے ہوں پیشہ ور ہوں پروفیشنل ہوں۔ نیم حکیم خطرہ جان ہوتا ہے نیم ملا بھی خطرہ ایمان ہوتا ہے تو انسان جس شعبے سے بھی منسلک ہو اس کا مکمل علم اسے ہونا چاہیے اور اس پر عبور بھی حاصل ہونا چاہیے اور اس کی مکمل ٹریننگ بھی بہت ضروری ہے تاکہ وہ انسانوں کو فائدہ پہنچا سکے دنیا کو فائدہ پہنچا سکے۔ میرے تجربے میں بہت سے ایسے حادثات ہیں واقعات ہیں جن میں انسانی جان بچانے والے افراد نے ریسکیو کے افراد نے دوسروں کی جانیں بچانے کی بجائے خود اپنی جان دے دی اس کی وجہ یہ تھی یا تو ان کے پاس مکمل علم نہیں تھا اگر علم تھا تو مکمل تربیت نہیں تھی مکمل طور پر عبور نہیں تھا ان کی ٹریننگ نہیں تھی اگر ٹریننگ تھی بھی تو انہوں نے غفلت برتی اس میں اور اپنی مکمل سیفٹی اور اپنے مکمل پی پی ای پرسنل پروٹیکٹو ایکوپمنٹ کے بغیر انہوں نے آپریشن شروع کیا جس کی وجہ سے وہ خود بھی مصیبت کی ضد میں آگئے اور اپنی جان سے گئے یا وہ زخمی ہوئے تو ایسے میں انسانی جان بچانے والے افراد یا ریسکیو کے افراد نقصان اٹھاتے ہیں اگر وہ اپنے کام میں مہارت نہیں رکھتے اور بہت ساری جگہوں پر ایسا بھی ہوا کہ ریسکیو اہلکارز نے اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے اور لوگوں کی جانیں بھی بچائیں اور تعریف اور انعام کے مستحق بھی بنے۔ ایسے ہی فیصل آباد کا گھنٹہ گھر کلاک ٹاور والا واقعہ ہے اس پر ایک پاگل شخص ٹاور کے اوپر چمنی پر چڑھ گیا اور وہ خود کشی کرنا چاہتا تھا عبدالرحمن ایف آر فیصل آباد ریسکیو کے اہلکار ہیں انہوں نے اپنی مکمل ٹریننگ اور مہارت کی وجہ سے نہ صرف اس بندے کو ریسکیو کیا بلکہ اپنی حفاظت کے ساتھ اس بندے کی جان بچائی اور اپنی بھی جان بچائی اور بڑی مہاتیں دکھاتے ہوئے وہ 100 فٹ کے ٹاور سے رسیوں کے ذریعے لوگوں کو اپنی مہارتیں بھی دکھائیں اور لوگوں کی طرف سے تعریف کے مستحق بنے اور وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الہی نے ان کو بڑے انعام سے نوازا اور وہ ریسکیو کے ہیرو بن گئے۔ قرآن و حدیث میں انسانی جان کی حفاظت کو عظیم عمل قرار دیا گیا ہے۔ طبی امداد اور آفات کے وقت مدد کرنا دینی فریضہ ہے۔ جدید طبی و امدادی ادارے اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔ خدمتِ خلق کرنے والے افراد کے لیے قرآن و سنت میں بڑے اجر کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ ادارے بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں، لیکن کچھ مسائل جیسے راشی ڈاکٹرز (جو مریضوں سے زیادہ فیس لیں) ، غیر ذمہ دارانہ رویہ (لاپروائی سے علاج) ،امیروں کو ترجیح (غریبوں کو نظرانداز کرنا) وغیرہ۔

انسانی جان کی تقدیس اور حفاظت

قرآن مجید میں انسانی جان کو مقدس اور ناقابلِ تعدی قرار دیا گیا ہے:

"وَ مَنۡ اَحۡیَاهَا فَکَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا" [24]

"اور جس نے ایک جان کو بچایا، گویا اس نے تمام انسانوں کو بچا لیا۔"

یعنی لوگوں میں یہ مجرمانہ ذہنیت پرورش نہ پائے اور انسانی خون کی ارزانی نہ ہو اس لیے قتل ناحق کی سنگینی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اچھی طرح واضح کردی تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام کی نگاہ میں، قتل ناحق کتنا بڑا جرم ہے اور کسی انسانی جان کو بچانا کتنی بڑی نیکی ہے جو شخص ناحق کسی کی جان لیتا ہے وہ ایک جرم ہی نہیں کرتا بلکہ انسانیت کے خلاف اقدام

کرتا ہے کیونکہ اصل چیز جان کا احترام ہے اور خون آدمی اسی وقت کرتا ہے جب اس کے دل میں جان کا احترام باقی نہیں رہتا اور جب جان کا احترام باقی نہ رہا تو ایسا شخص پوری انسانی سوسائٹی کے لیے خطرناک بن جاتا ہے۔ وہ کب کیا اقدام کر بیٹھے گا کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ بخلاف اس کے جو شخص کسی ایسے شخص کی جو موت کی چنگل میں ہو جان بچاتا ہے وہ نہ صرف ایک نیکی کا کام کرتا ہے بلکہ اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ اس کے دل میں انسانی جان کا احترام موجود ہے اور وہ انسانیت کا ہمدرد اور بہی خواہ ہے۔ ایسا ہی شخص انسانی سوسائٹی کا محافظ ہوتا ہے۔ یعنی بنی اسرائیل کے لیے قتل کی سنگینی کا حکم لکھ دینے کے بعد ان کے اندر رسول بھی بھیجے جو ان پر خدا کے احکام واضح کرتے رہے اور خدا کی نافرمانی اور مجرمانہ حرکتوں پر انہیں جھنجھوڑتے رہے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اکثر لوگ ظلم وزیادتی کے مرتکب ہوتے رہے اور آج بھی وہ مفسد ہی بنے ہوئے ہیں۔ اس آیت کے نزول کے زمانہ میں یہود مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے۔ مشرکین مکہ نے مسلمانوں کے خلاف جو جنگیں لڑی تھیں ان سب میں درپردہ مدینہ کے یہود کا ہاتھ تھا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو قتل کرنے کی بھی سازش کی تھی جس میں وہ کامیاب نہ ہوسکتے۔ یہاں اسی پس منظر میں قتل و خونریزی کی سنگینی واضح کرتے ہوئے یہود کو جھنجھوڑا گیا ہے۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ کسی کی جان بچانا پوری انسانیت کی خدمت کے برابر ہے۔ لہٰذا، ہسپتالوں، ایمبولینس سروسز اور ریسکیو اداروں کی خدمات اسی عظیم مقصد کی تکمیل ہیں۔

مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ

قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ان کے معجزاتِ شفا کو بیان کیا گیا ہے، جو طبّی خدمت کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے:

"وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ"[25]

"اور میں اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کرتا ہوں اور مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔"

یہ آیت علاج معالجے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید طبی سہولیات بھی اسی خدمتِ انسانی کا حصہ ہیں۔

آفات کے وقت امداد اور تعاون

قرآن مجید میں مصائب کے وقت لوگوں کی مدد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے:

"وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى"[26]

"نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔"

زلزلے، سیلاب یا دیگر آفات کے موقع پر ریسکیو اور ریلیف اداروں کی خدمات اسی تعاون کی عملی شکل ہیں۔

خدمتِ خلق اور اجرِ عظیم

ہسپتالوں، ڈاکٹروں، پیرامیڈکس، ریسکیو ورکرز اور امدادی کارکنوں کی خدمات اسی حدیث کی روشنی میں عظیم اجر کی حقدار ہیں۔ لہٰذا، انسانی جان بچانے والے اداروں کی خدمات نہ صرف قابلِ تعریف ہیں بلکہ یہ دینی و اخلاقی فریضہ بھی ہیں۔ان کی حمایت کرنا اور ان میں حصہ لینا ہر مسلمان کے لیے باعثِ ثواب ہے۔ یہ سب اسلامی تعلیمات ہیں۔ قرآن میں سورۃ المطففین میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں پر سخت وعید آئی ہے، جو ڈاکٹرز اور ہسپتالوں کے لیے بھی تنبیہ ہے کہ ایمانداری اور فرض شناسی سے کام لیتے ہیں۔اپنی ذمہ داری پورے طریقے سے نبھاتے ہیں۔ عصر حاضر کے انسانی جان بچانے والے ادارے قرآن کی تعلیمات کے مطابق ایک مقدس فریضہ انجام دے رہے ہیں، بشرطیکہ وہ ایمانداری، انصاف اور ایثار کے ساتھ کام کریں۔ ان کی خدمات کو مزید بہتر بنانے کے لیے اسلامی اخلاقیات کی تربیت ضروری ہے تاکہ معاشرے میں صحت کی بنیادی سہولیات سب کو میسر آ سکیں۔حدیث نبوی ﷺ ہے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ" [27]

"سب سے بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔"

انسانی جان بچانے والے (ریسکیو) اداروں کی اہمیت

ریسکیو کے ادارے (Rescue Organizations) دنیا بھر میں انسانی زندگیوں اور ماحول کی حفاظت کے لیے انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ادارے ہنگامی حالات میں فوری مدد فراہم کرکے لاکھوں لوگوں کی جانیں بچاتے ہیں اور تباہی کے اثرات کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں ہنگامی خدمات (Emergency Services) کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے۔ جدید معاشرے میں بڑھتی ہوئی آبادی، صنعتی ترقی، قدرتی آفات، ٹریفک حادثات، جنگیں، دہشت گردی اور وبائی امراض کے خطرات کے پیشِ نظر ریسکیو، میڈیکل، فائر فائٹنگ اور سیکیورٹی سروسز جیسے اداروں کا مؤثر ہونا ناگزیر ہو چکا ہے۔

انسانی جان ومال کا تحفظ

ہنگامی خدمات سب سے پہلے انسانی زندگیوں کو بچانے کے لیے کام کرتی ہیں۔ ایمبولینس سروسز، فائر بریگیڈ، اور پولیس فوری طور پر حادثے کی جگہ پر پہنچ کر زخمیوں اور متاثرین کو بروقت امداد فراہم کرتی ہیں، جس سے اموات اور نقصانات کو کم کیا جا سکتا ہے۔

قدرتی آفات اور ماحولیاتی تبدیلیوں کا سامنا

موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں سیلاب، زلزلے، طوفان، اور جنگلاتی آگ کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ ایسے میں ریسکیو ٹیمیں، واٹر ریسکیو یونٹس، اور فائر فائٹرز لوگوں کی جان بچانے اور نقصانات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

صحت عامہ اور وبائی امراض

COVID-19 جیسی وبائی صورتحال میں ہنگامی خدمات نے اہم کردار ادا کیا۔ ایمبولینس سروسز، طبی عملہ، اور ویکسینیشن سینٹرز کے ذریعے لاکھوں زندگیاں بچائی گئیں۔ عصرِ حاضر میں ایمرجنسی میڈیکل سروسز (EMS) کے بغیر صحت عامہ کا مؤثر انتظام ممکن نہیں۔

ٹریفک حادثات اور صنعتی واقعات

بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور صنعتی ترقی کے باعث ٹریفک حادثات، فیکٹریز میں آتش زدگی، اور زہریلی گیس کے اخراج جیسے خطرات بڑھ گئے ہیں۔ ان ہنگامی حالات میں فوری ریسکیو آپریشنز متاثرین کو بروقت مدد فراہم کرتے ہیں۔

دہشت گردی اور سیکیورٹی چیلنجز

عصرِ حاضر میں دہشت گردی، بم دھماکے، اور دیگر مجرمانہ سرگرمیوں سے نمٹنے کے لیے پولیس، ایلیٹ فورس، ریسکیو انسانی جان بچانے والے اداروں اور بم ڈسپوزل اسکواڈز کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

سماجی استحکام اور عوامی اعتماد

ہنگامی خدمات کی موجودگی عوام میں تحفظ اور اعتماد کا احساس پیدا کرتی ہے۔ یہ سروسز نہ صرف فوری امداد فراہم کرتی ہیں بلکہ کسی بھی بحران کے دوران معاشرتی استحکام کو بھی برقرار رکھتی ہیں۔

عصرِ حاضر میں ہنگامی خدمات زندگی، معیشت، اور قومی سلامتی کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی، تیز تر ریسپانس، اور تربیت یافتہ عملہ اس شعبے کو مزید مؤثر بنا رہا ہے۔ لہٰذا، حکومتوں اور اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہنگامی خدمات کے ڈھانچے کو مزید بہتر بنائیں تاکہ کسی بھی غیر متوقع صورتحال سے فوری اور مؤثر طریقے سے نمٹا جا سکے۔

انسانی جان بچانے والے (ریسکیو) اداروں کی خدمات

یہ ادارے ہنگامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ آگ، حادثہ ہو یا سانحہ، آندھی ہو یا طوفان، زلزلوں، سیلابوں، طوفانوں اور دیگر قدرتی آفات کے موقع پر فوری ریسکیو آپریشنز کے ذریعے انسانوں کو مرنے سے بچاتے ہیں۔ ابتدائی طبّی امداد دیتے ہیں۔ زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد اور ہسپتال منتقلی کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ تلاش و بچاؤ کے ذریعے ملبے یا خطرناک حالات میں تنگ جگہوں پر پھنسے ہوئے افراد کو تلاش کرنا اور نکالنا ریسکیو اداروں کا ضروری کام ہے۔ آگ بجھانے سے جان و مال کے نقصان سے بچایا جاتا ہے۔ فائر بریگیڈز کے ذریعے آگ پر قابو پا کر جان و مال کی حفاظت کی جاتی ہے۔ ماحولیاتی تحفظ کسی بھی ماحول کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ تیل کے اخراج یا کیمیائی حادثات جیسے ماحولیاتی خطرات سے نمٹنا وغیرہ ان کے لیے پاکستان میں ماحولیاتی حفاظتی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

انسانی جان بچانے والے ادارے (Emergency Services) مختلف نوعیت کی خدمات فراہم کرتے ہیں، جن کا بنیادی مقصد انسانی زندگیوں کو بچانا اور ہنگامی حالات میں مدد فراہم کرنا ہے۔ یہ ادارے طبی، حفاظتی اور امدادی خدمات پیش کرتے ہیں۔ ذیل میں ان خدمات کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔

ایمبولینس سروسز(Ambulance Services)

ہنگامی طبی امداد فراہم کرنا، مریضوں کو ہسپتال منتقل کرنا، ابتدائی طبی علاج (First Aid) اور زندگی بچانے والی تدابیر (CPR) فراہم کرنا۔[28]

فائر بریگیڈ (Fire Brigade)

آگ بجھانا اور آگ سے بچاؤ کے اقدامات کرنا، خطرناک کیمیائی مواد (Hazardous Materials) کے اخراج کو کنٹرول کرنا، حادثات میں پھنسے ہوئے افراد کو بچانا (Rescue Operations)۔[29]

پولیس سروسز(Police Services)

جرائم کی روک تھام اور عوامی تحفظ۔ ہنگامی کالز پر فوری رسائی (Rapid Response)۔ ٹریفک حادثات میں مدد اور تحقیقات۔[30]

کواسٹ گارڈ(Coast Guard)

سمندری حادثات میں مدد اور سرچ اینڈ ریسکیو آپریشنز۔ سمندری حدود کی نگرانی اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام۔[31]

ڈیزاسٹر مینجمنٹ (Disaster Management Agencies)

زلزلوں، سیلابوں اور دیگر قدرتی آفات کے دوران امدادی کارروائیاں۔ عارضی پناہ گاہیں اور خوراک کی فراہمی۔[32]

ماؤنٹین ریسکیو (Mountain Rescue Teams)

پہاڑی علاقوں میں گمشدہ یا پھنسے ہوئے افراد کو بچانا۔ خطرناک موسمی حالات میں سرچ آپریشنز۔[33]

اینیمل ریسکیو (Animal Rescue Organizations)

اس کی خدمات میں شامل ہے کہ خطرے میں پڑے جانوروں کو بچانا اور ان کی بحالی کرنا اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے اقدامات کرنا اس کا اہم کام ہے۔[34]

یہ ادارے انسانوں اور جانوروں کی زندگیوں کو بچانے کے لیے انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی خدمات کا معیار اور رفتار ہنگامی حالات میں ان کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ ان خدمات کے علاوہ اور بھی بہت سی اضافی خدمات ہیں جن میں ریسکیو کے ادارے (انسانی جان بچانے والے ادارے) اپنا کردار ادا کرتے ہیں مثال کے طور پر مصنوعی بارش برسانا۔ کرونا وائرس کووڈ۔ 19 میں ریسکیو اداروں نے بہت سی خدمات سر انجام دیں جیسے چولستان کے مکینوں کو پانی مہیا کرنا اور اگر خوراک کی قلت ہے تو خوراک مہیا کرنا خطرات کو بھانپنا یعنی کوئی ایسا خطرہ جس سے آنے والے وقت میں یا مستقبل میں کسی کو نقصان پہنچ سکتا ہے کسی کی جان جا سکتی ہے جیسے کہ کھلے مین ہول یا کھلے کنویں یا کھلے گٹر وغیرہ یا کھلی گندے پانی کی نالیاں ان میں بچے یا بڑے گر سکتے ہیں یا بجلی کی ننگی تاریں یا الیکٹرک پول پر بجلی کی بہت ساری تاریں یا بجلی کے میٹرز کا

لگے ہونا جس سے سپارکنگ کا خطرہ ہو شارٹ سرکٹ کا خطرہ ہو کوئی ایسا درخت جو گرنے والا ہو کوئی ایسی دیوار جو گرنے والی ہو اس کو سیدھا کرنا وغیرہ یا کوئی ایسی خستہ حال عمارت جس کے مستقبل میں گر جانے کا خطرہ ہو اور اس میں اگر لوگ رہ رہے ہوں تو وہ بھی بہت زیادہ خطرناک ہے بوسیدہ عمارتوں میں لوگ رہتے ہیں اور کسی بارش میں کسی طوفانی بارش میں طوفانی ہوا میں مکانات گر جاتے ہیں اس سے انسانی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے اور کھلے پھاٹک ٹرین کے کھلے پھاٹک جن پر گیٹ نہیں ہوتے وہ بھی انسانی جانوں کے لئے خطرہ ہے اور پلانٹ وہاں پہ بھی انسانی جانوں کا خطرہ ہوتا ہے جو کہ ڈھکے ہوئے نہیں ہوتے کھلے ہوئے ہوتے ہیں سڑک پر ٹریفک قوانین کی پابندی نہ کرنا بغیر سگنل کے بغیر انڈیکیٹر کے گاڑی دائیں بائیں موڑ دینا اس سے بھی حادثات ہوتے ہیں اور بہت ساری انسانی جانیں چلی جاتی ہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے اس کے علاوہ ہلکی کوالٹی کی تاروں کا استعمال شارٹ سرکٹ کی وجہ بنتا ہے اور جس سے گھروں میں دکانوں میں اور فیکٹریز وغیرہ میں آگ لگ جاتی ہے اور انسانی جانوں کا ناقابل تلافی نقصان ہو جاتا ہے عمارتوں میں آگ سے حفاظت کا انتظام نہ ہونا بھی ایک بہت بڑا خطرہ ہے ان عمارتوں میں سپر نکلر سسٹم اور آگ بجھانے والے سسٹم موجود نہیں ہوتے ہائیڈرنٹ وغیرہ نہیں لگے ہوتے تو جب آگ لگتی ہے تو سہولت اور حفاظتی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ہنگامی خدمات یا ایمرجنسی سروسز کو تھوڑا وقت لگ جاتا ہے اور لوگ آگ کی زد میں آجاتے ہیں اور ان کے لیے ایمرجنسی ایگزٹ موجود نہیں ہوتے موٹر بائیک پر ہیلمٹ کا استعمال نہ کرنا ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنا انڈیکیٹر کا استعمال نہ کرنا یہ بھی حادثات کا باعث ہے اس کے علاوہ عوام الناس کی ایمرجنسی سروسز کی اضافی تربیت نہ کرنا اس سے بھی بہت ساری جانیں چلی جاتی ہیں اور لوگوں کو شعور نہیں دیا جاتا کہ ٹریفک قوانین کی پابندی کیسے کرنی ہے انہیں ایسے ہی لائسنس جاری کر دیے جاتے ہیں ان کو پڑھایا لکھایا نہیں جاتا ٹریفک قوانین کے بارے میں ان کو جانکاری نہیں دی جاتی یہ بھی حادثات کا باعث ہے اور چیزوں کی ایکسپائری کا خیال نہیں کرتے لوگ اس سے بھی حادثات ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ انسانی جان بچانے والے ادارے صرف روایتی ہنگامی خدمات تک محدود نہیں ہیں، بلکہ وہ متعدد اضافی خدمات بھی انجام دیتے ہیں جو معاشرے میں حفاظت اور بچاؤ کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ ذیل میں ان خدمات کی تفصیل پیش کی جارہی ہے۔

پاکستان میں انسانی جان بچانے والے اداروں کی خدمات

پاکستان نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی خدمات (NDMA - National Disaster Management Authority)

پاکستان نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) کا قیام 2007 میں ہوا۔ یہ ادارہ قدرتی آفات کے انتظام اور ان سے نمٹنے کے لیے حکومت پاکستان کی جانب سے بنایا گیا تھا۔ NDMA کا بنیادی مقصد قدرتی آفات جیسے سیلاب، زلزلے، خشک سالی اور دیگر ہنگامی حالات کے دوران موثر ردعمل اور بحالی کے اقدامات کو منظم کرنا ہے۔ NDMA کی تشکیل 2005 کے کشمیر زلزلے کے بعد کی گئی، جس میں بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا تھا۔ اس واقعے کے بعد حکومت نے قدرتی آفات کے انتظام کے لیے ایک مربوط نظام بنانے کی ضرورت محسوس کی۔ NDMA کو 2007ء میں قومی ڈیزاسٹر

مینجمنٹ آرڈیننس کے تحت قائم کیا گیا، اور بعد میں اسے 2010ء میں 18ویں آئینی ترمیم کے ذریعے مزید مضبوط بنایا گیا۔[35]

یہ ادارہ آج بھی پاکستان میں قدرتی آفات کے انتظام اور ان سے بچاؤ کے لیے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ریسکیو1122 پاکستان میں قدرتی آفات اور دیگر ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے مرکزی ادارہ ہے۔سیلاب، زلزلہ، طوفان اور دیگر قدرتی آفات کے دوران ریلیف، بحالی اور پالیسی سازی میں مدد فراہم کرتا ہے۔[36]

پنجاب ایمرجنسی سروس(ریسکیو1122) کی خدمات

پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ہنگامی خدمات فراہم کرنے والا ایک اہم ادارہ ہے۔ یہ سروس 2004 میں قائم کی گئی تھی اور اس کا بنیادی مقصد ہنگامی حالات جیسے حادثات، آتشزدگی، طبی ایمرجنسیز اور دیگر خطرناک واقعات میں فوری اور موثر ردعمل فراہم کرنا ہے۔1122 سروس کا آغاز سابق وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی کے دور میں ہوا۔ اس سروس کو جدید ٹیکنالوجی، تربیت یافتہ عملے اور موثر انتظامی نظام کے ساتھ متعارف کرایا گیا تاکہ عوام کو تیز اور معیاری ہنگامی امداد فراہم کی جاسکے۔ یہ سروس چوبیس گھنٹے کام کرتی ہے اور پنجاب بھر میں اپنی خدمات فراہم کرتی ہے۔1122 کی کامیابی کی وجہ سے بعد میں اسے پاکستان کے دیگر صوبوں میں بھی متعارف کرایا گیا۔ یہ سروس پنجاب میں عوامی سلامتی اور ہنگامی امداد کے شعبے میں ایک اہم پیشرفت سمجھی جاتی ہے۔ پنجاب ایمرجنسی سروس (ریسکیو 1122) جنوبی ایشیا کی صف اول کی ایمرجنسی سروس ہے۔ریسکیو 1122 پنجاب ایمرجنسی سروس ایکٹ 2006ء کے تحت ہنگامی حالات جیسے روڈ ٹریفک حادثات، طبی ایمرجنسی، عمارت گرنے، آگ لگنے، خطرناک مواد کے واقعات، دھماکوں، سیلابی پانی سے بچاؤ اور خطرناک جانوروں سے بچاؤ وغیرہ کے پیشہ ورانہ انتظام کے لیے قائم کیا گیا ہے۔[37]

اپنی ایمرجنسی ایمبولینس، ریسکیو اینڈ فائر سروسز اور کمیونٹی ایمرجنسی ریسپانس ٹیموں کے ذریعے لاکھوں ہنگامی متاثرین کو صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں اپنے تیز ردعمل اور معیارات کو برقرار رکھتے ہوئے بچایا ہے۔ جن کی تخمینہ 127 ملین سے زیادہ آبادی ہے۔ پاکستان میں ہنگامی خدمات کی پائیدار انسانی وسائل کی ترقی کو یقینی بنانے کے لیے لاہور میں ایمرجنسی سروسز اکیڈمی بھی قائم کی گئی ہے جس نے اب تک پاکستان کے تمام صوبوں کے 24,000 سے زیادہ ایمرجنسی سروسز کے اہلکاروں کو تربیت دی ہے۔[38]

اس اکیڈمی کی پاکستان ریسکیو ٹیم جنوبی ایشیا میں اقوام متحدہ کی پہلی INSARAG سرٹیفائیڈ ٹیم ہے۔ اکیڈمی نے پہلے سارک ریسکیو چیلنج کا بھی اہتمام کیا۔ اس ایمرجنسی ریسکیو سروس نے اب تک حادثات اور آفات کے 14 ملین سے زیادہ متاثرین کو بچایا ہے اور 644 بلین روپے سے زیادہ کے نقصانات کو بچایا ہے۔222,000 سے زیادہ آتشزدگی کے واقعات میں بروقت رسپانس اور پیشہ ورانہ فائر فائٹنگ فراہم کرکے بھیڑ والے علاقوں اور ٹریفک جام میں ہنگامی ردعمل کو مزید بہتر بنانے کے لیے موٹر بائیک ایمبولینس سروس بھی شروع کی گئی ہے۔ اس موٹر بائیک سروس نے تقریباً 4 منٹ کے اوسط رسپانس ٹائم کے ساتھ 1.8 ملین سے زیادہ ایمرجنسیوں کا جواب دیا ہے جو کہ بین الاقوامی سطح پر بھی ایک کامیابی

ہے۔پنجاب سمیت دیگر صوبوں میں عوام کو فوری ریسکیو، فرسٹ ایڈ، ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کی خدمات فراہم کرتا ہے۔ سڑک حادثات، آتش زدگی، سیلاب، زلزلے اور دیگر ہنگامی حالات میں امدادی کارروائیاں انجام دیتا ہے۔[39]

مصنوعی بارش برسانا (Cloud Seeding)

خشک سالی کے علاقوں میں مصنوعی بارش کے ذریعے پانی کی فراہمی ایک اہم کام ہے اگر پانی کی شدید کمی انسانی اور جانوروں کی جانوں کے لیے بھی سنگین خطرہ بن سکتی ہے، خاص طور پر چولستان جیسے صحرائی اور خشک علاقوں میں جہاں پانی کے ذرائع پہلے ہی محدود ہیں۔ بہاولپور اور چولستان میں پیاس سے اموات اور جانوروں کی ہلاکتیں اس بات کی واضح علامت ہیں کہ اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے، تو انسانی المیے بڑھ سکتے ہیں۔ اس صورت میں ریسکیو اداروں، حکومتی مشینری اور مقامی انتظامیہ کی ذمہ داریاں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔

ریسکیو اداروں اور حکومت کی ذمہ داریاں:

فوری ریسکیو آپریشنز

پیاس سے گھرے ہوئے افراد اور مویشیوں کو بروقت پانی پہنچانے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر ریسکیو مہم چلائی جائے۔ خصوصاً دور دراز کے دیہات اور صحرائی علاقوں میں واٹر ٹینکروں کی تعیناتی یقینی بنائی جائے۔

پانی کی ہنگامی سپلائی

زیر زمین پانی کے ذخائر کو استعمال میں لاتے ہوئے عارضی کنویں کھودے جائیں۔ اسمبلی پوائنٹس پر پانی کی مفت تقسیم کا انتظام کیا جائے۔

عوامی آگاہی مہم

لوگوں کو پانی کے تحفظ اور موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے تربیت دی جائے۔ پیاس کے شکار علاقوں میں لوگوں کو ہدایات دی جائیں کہ وہ ضرورت سے زیادہ پانی ضائع نہ کریں۔

طویل المدتی حل

چولستان جیسے علاقوں میں مصنوعی بارش (Cloud Seeding) کے منصوبوں کو تیز کیا جائے۔ واٹر ہارویسٹنگ سسٹمز (بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کے نظام) نصب کیے جائیں۔ نہری نظام کی بحالی اور پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

مویشیوں کے لیے اقدامات

چولستان میں مویشیوں کی بقا کے لیے واٹر ٹرافس (پانی کے تالاب) بنائے جائیں۔ سرکاری ویٹرنری ٹیمز کو ہنگامی بنیادوں پر متحرک کیا جائے تاکہ پیاس اور گرمی سے مرنے والے جانوروں کی روک تھام ہو سکے۔ چولستان جیسے علاقوں میں پانی کی قلت ایک دائمی مسئلہ ہے، لیکن اگر ریسکیو ادارے اور حکومت ہنگامی بنیادوں پر کام کریں تو انسانی اور جانوری جانوں کو بچایا

جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی، طویل المدتی پلاننگ کے ذریعے خشک سالی کے اثرات کو کم کرنے کی ضرورت ہے، ورنہ ایسے المناک واقعات بار بار رونما ہوں گے۔ جنگلات میں آگ کے خطرات کو کم کرنے کے لیے نمی میں اضافہ۔[40]

کووڈ-۱۹ میں خدمات (COVID-19 Response)

مریضوں کو ہسپتالوں تک منتقل کرنا۔ قرنطینہ مراکز کا انتظام اور طبی سامان کی فراہمی۔ ویکسینیشن مہمات میں مدد اور کلورین کا سپرے۔[41]

پانی اور خوراک کی فراہمی (Water & Food Relief)

خشک سالی زدہ علاقوں (مثلاً چولستان) میں پانی کی ترسیل زندگیاں بچانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ غذائی قلت کے شکار علاقوں میں راشن کی تقسیم سے انسانی جانوں کے ضیاں کو روکا جا سکتا ہے۔[42]

خطرات کی نشاندہی (Hazard Identification & Mitigation)

کھلے مین ہولز، کنوؤں اور گٹروں کو ڈھانپنا زندگیاں بچانے کے لیے انتہائی اہم ہے۔ کھلے مین ہولز، گٹروں اور گندی نالیوں کو ڈھانپنا انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ پاکستان میں، خاص طور پر پنجاب کے شہروں میں، ریسکیو 1122 ایمرجنسی سروسز کے تحت یہ کام مؤثر طریقے سے کیا جا رہا ہے، جس سے لاکھوں لوگوں کی جانیں بچانے میں مدد مل رہی ہے۔

حادثات کی روک تھام:

کھلے مین ہولز اور گٹروں میں گرنے سے ہر سال ہزاروں افراد زخمی ہوتے ہیں یا اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، خاص طور پر رات کے وقت یا بارش کے موسم میں۔

بچے، بزرگ اور اندھے افراد اس کے سب سے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔

صحت کے خطرات:

گندے پانی اور سیوریج میں گرنے سے مہلک انفیکشنز (جیسے لیپٹوسپائروسیس) اور زہریلی گیسوں (جیسے ہائیڈروجن سلفائیڈ) سے اموات ہو سکتی ہیں۔

شہری نظم وضبط میں بہتری:

ڈھکے ہوئے مین ہولز اور گٹر نہ صرف حادثات کم کرتے ہیں بلکہ شہر کی صفائی اور خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔

ریسکیو 1122 پنجاب اور ریسکیو 1122 پاکستان باقاعدگی سے شہروں کے خطرناک مقامات کا جائزہ لے کر کھلے مین ہولز کو ڈھانپنے کا کام کر رہے ہیں۔ ریسکیو ٹیمیں اس سلسلے میں قابلِ تعریف خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ ادارے نہ صرف مین ہولز کو ڈھانپتے ہیں بلکہ عوام میں آگاہی مہم بھی چلاتے ہیں تاکہ لوگ ایسے خطرناک مقامات سے محتاط رہیں۔ مزید اقدامات کی ضرورت کرنے کی ضرورت ہے۔ شہری حکومتوں کو چاہیے کہ تمام کھلے مین ہولز اور گٹروں کو مضبوط مواد (جیسے کنکریٹ یا آئرن کور) سے ڈھانپیں۔ باقاعدہ معائنے کر کے خراب ڈھکنوں کو فوری تبدیل کریں۔

عوام کی ذمہ داری:

اگر کوئی کھلا مین ہول یا خطرناک گٹر نظر آئے تو فوری طور پر 1122 یا مقامی انتظامیہ کو اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ ریسکیو 1122 جیسے عوامی خدمت کے اداروں کو مزید مستحکم فرمائے، جو بے لوث خدمت کر کے معاشرے کو محفوظ بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ آمین! اگر آپ کے علاقے میں کوئی کھلا مین ہول یا خطرناک گٹر ہے تو براہِ کرم متعلقہ اداروں کو اطلاع دیں تاکہ جانی نقصان سے بچا جاسکے۔

ننگی بجلی کی تاروں اور خطرناک الیکٹریکل نظام کی مرمت

ننگی بجلی کی تاروں اور خطرناک الیکٹریکل نظام کی مرمت زندگیاں بچانے کے لیے انتہائی اہم ہے۔ گرنے والے درختوں، دیواروں اور خستہ عمارتوں کی نشاندہی اور انہیں محفوظ بنانا زندگیاں بچانے کے لیے انتہائی اہم ہے۔

"Proactive hazard identification prevents accidents and saves lives." [43]

ٹریفک حفاظتی اقدامات (Road Safety Measures)

کھلے ریلوے کراسنگز اور غیر محفوظ سڑکوں کی نشاندہی۔ ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ کے استعمال کی مہمات۔ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیوں کے خلاف اقدامات۔

"Traffic law enforcement reduces accidents and fatalities." [44]

آگ سے بچاؤ کے نظام (Fire Safety Compliance)

عمارتوں میں سپر نکلر سسٹمز اور فائر ہائیڈرنٹس کا جائزہ۔ صنعتی اور رہائشی علاقوں میں آگ سے بچاؤ کی تربیت۔

"Fire safety audits prevent catastrophic losses in residential and commercial buildings."[45]

عوامی شعور و تربیت (Public Awareness & Training)

ایمرجنسی رسپانس کی تربیت (جیسے CPR ، فائر ڈرلز)۔ ٹریفک قوانین اور لائسنسنگ کے لیے تربیتی سیشنز۔

"Public training programs reduce fatalities during emergencies."[46]

انسانی جان بچانے والے ادارے صرف حادثات کے بعد ردعمل ظاہر کرنے تک محدود نہیں، بلکہ وہ خطرات کی پیشگی نشاندہی، عوامی تربیت، اور بنیادی ضروریات کی فراہمی جیسی خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ ان کا مقصد نہ صرف جانیں بچانا ہے، بلکہ حادثات کو روکنا بھی ہے۔

پاکستان آرمی، نیوی اور ایئر فورس کے ڈیزاسٹر رسپانس یونٹس کی خدمات

پاکستان آرمی، نیوی، اور ایئر فورس کے ڈیزاسٹر رسپانس یونٹس (Disaster Response Units) قدرتی آفات اور ہنگامی حالات میں فوری امداد فراہم کرنے کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ ان یونٹس کی تشکیل کا بنیادی مقصد سیلاب، زلزلے، اور دیگر قدرتی آفات کے دوران متاثرین کو بچانے، امداد پہنچانے، اور بحالی کے کاموں میں مدد فراہم کرنا ہے۔

پاکستان آرمی ڈیزاسٹر رسپانس یونٹس کی خدمات

پاکستان آرمی ڈیزاسٹر رسپانس یونٹ (Pakistan Army Disaster Response Unit) کی بنیاد 2010 میں رکھی گئی۔ اس یونٹ کو قدرتی آفات اور ہنگامی حالات میں فوری ردعمل اور امدادی کارروائیوں کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔ اس یونٹ کا قیام 2010ء کے سیلاب کے بعد عمل میں آیا، جس نے پاکستان کے مختلف حصوں کو شدید متاثر کیا تھا۔ اس یونٹ کا مقصد قدرتی آفات جیسے سیلاب، زلزلے، اور دیگر ہنگامی حالات میں فوجی امداد اور بحالی کے کاموں کو منظم اور موثر طریقے سے انجام دینا ہے۔ پاکستان آرمی نے 2005 کے کشمیر زلزلے کے بعد اپنے ڈیزاسٹر رسپانس یونٹس کو مزید منظم اور جدید بنایا۔ اس زلزلے میں آرمی نے اہم کردار ادا کیا، جس کے بعد ان یونٹس کو باقاعدہ طور پر فعال کیا گیا۔[47]

آرمی کے پاس انجینئرنگ کور، میڈیکل کور، اور دیگر خصوصی یونٹس شامل ہیں جو آفات کے دوران فوری ردعمل دیتے ہیں۔[48]

پاکستان نیوی ڈیزاسٹر رسپانس یونٹس کی خدمات

پاکستان نیوی ڈیزاسٹر رسپانس یونٹ (Pakistan Navy Disaster Response Unit) کی بنیاد 2005ء میں رکھی گئی۔ اس یونٹ کو خاص طور پر قدرتی آفات، جیسے سیلاب، سمندری طوفان، اور دیگر ہنگامی حالات میں فوری امداد اور بحالی کے کاموں کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔ اس یونٹ کا قیام 2005 کے کشمیر زلزلے کے بعد عمل میں آیا، جس نے پاکستان کو شدید متاثر کیا تھا۔ پاکستان نیوی ڈیزاسٹر رسپانس یونٹ کا بنیادی مقصد آفات کے دوران متاثرہ علاقوں میں فوری رسائی، امدادی کارروائیاں، طبی امداد، اور بحالی کے کاموں کو منظم طریقے سے انجام دینا ہے۔ یہ یونٹ سمندری اور ساحلی علاقوں میں خصوصی طور پر فعال ہے۔ پاکستان نیوی نے بھی 2010 کے سیلاب کے بعد اپنے ڈیزاسٹر رسپانس یونٹس کو مزید فعال کیا۔ نیوی نے سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے اہم خدمات انجام دیں۔ نیوی کے پاس بحری جہاز، ہیلی کاپٹرز، اور ریسکیو ٹیمز شامل ہیں جو آفات کے دوران استعمال ہوتے ہیں۔[49]

پاکستان ایئر فورس ڈیزاسٹر رسپانس یونٹس کی خدمات

پاکستان ایئر فورس نے بھی 2005 کے زلزلے اور 2010 کے سیلاب کے بعد اپنے ڈیزاسٹر رسپانس یونٹس کو منظم کیا۔ ایئر فورس نے ہوائی نقل و حمل، طبی امداد، اور ریسکیو آپریشنز میں اہم کردار ادا کیا۔[50] ایئر فورس کے پاس ہیلی کاپٹرز، ٹرانسپورٹ طیارے، اور خصوصی ٹیمز شامل ہیں جو آفات کے دوران فوری مدد فراہم کرتی ہیں۔ یہ یونٹس پاکستان میں قدرتی آفات کے دوران اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ان کی تشکیل و ترقی وقت کے ساتھ ساتھ ہنگامی حالات کے تقاضوں کے مطابق ہوتی رہی ہے۔ قدرتی آفات، جنگی حالات اور دیگر ہنگامی صورتحال میں سرچ اینڈ ریسکیو آپریشنز انجام دیتے ہیں۔ فضائی اور زمینی راستوں سے امدادی سامان کی ترسیل میں مدد فراہم کرتے ہیں۔[51]

پاکستان ریڈ کریسنٹ سوسائٹی کی خدمات (PRCS)

پاکستان ریڈ کریسنٹ سوسائٹی (Pakistan Red Crescent Society - PRCS) کو 1947 میں پاکستان کے قیام کے بعد قائم کیا گیا۔ یہ ادارہ انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈ کراس اینڈ ریڈ کریسنٹ سوسائٹیز (IFRC) کا حصہ ہے اور پاکستان میں انسانی ہمدردی کی خدمات فراہم کرنے والا ایک اہم ادارہ ہے۔ اسے 20 دسمبر 1947 کو قائداعظم محمد علی جناح کی منظوری سے باقاعدہ طور پر تشکیل دیا گیا، جس کا مقصد جنگ، قدرتی آفات، اور دیگر ہنگامی حالات میں متاثرہ افراد کو طبی امداد، خوراک، پناہ، اور دیگر بنیادی ضروریات فراہم کرنا تھا۔ PRCS آج بھی ملک بھر میں قدرتی آفات (جیسے زلزلے، سیلاب) اور بحرانوں میں ریلیف آپریشنز، فرسٹ ایڈ ٹریننگ، بلڈ بینکنگ، اور صحت عامہ کے منصوبوں میں سرگرم عمل ہے۔[52] ریڈ کراس کے تحت کام کرنے والی ایک تنظیم جو ہنگامی صورتحال میں طبی امداد اور دیگر ریلیف سروسز فراہم کرتی ہے۔[53]

محکمہ موسمیات پاکستان کی خدمات (PMD - Pakistan Meteorological Department)

پاکستان محکمہ موسمیات (Pakistan Meteorological Department - PMD) 1947 میں پاکستان کے قیام کے فوراً بعد قائم کیا گیا۔ ملک میں زلزلوں، طوفانوں، بارشوں اور دیگر قدرتی آفات کے بارے میں پیشگی انتباہ جاری کرنے کا ذمہ دار سرکاری ادارہ ہے۔ یہ ادارہ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے موسم کی پیشگوئی اور قدرتی آفات سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، 2022 کے مون سون سیزن کے دوران، بلوچستان میں معمول سے 371 فیصد زیادہ بارشیں ہوئیں، جس کے نتیجے میں اچانک سیلابی صورتحال پیدا ہوئی۔ اس دوران PMD نے پیشگی اطلاعات جاری کیں، جو ہنگامی صورتحال سے نمٹنے میں مددگار ثابت ہوئیں۔ مزید برآں، PMD کی پیشگی انتباہات کی بدولت حکومتی اداروں اور عوام کو ممکنہ خطرات سے آگاہی ملتی ہے، جس سے انسانی جانوں اور املاک کے نقصان کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ زلزلے، طوفان، بارش، اور دیگر قدرتی آفات کے بارے میں پیشگی انتباہ جاری کرتا ہے۔[54]

ایدھی فاؤنڈیشن کی خدمات

ایدھی فاؤنڈیشن پاکستان کی سب سے بڑی فلاحی تنظیموں میں سے ایک ہے، جسے عبد الستار ایدھی نے 1951ء میں قائم کیا۔ اس تنظیم کا مقصد بلا تفریق رنگ، نسل، مذہب اور قومیت کے انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ ایدھی فاؤنڈیشن کے تحت کئی فلاحی خدمات انجام دی جاتی ہیں، جن میں شامل ہیں۔ ایمبولینس سروس: دنیا کی سب سے بڑی رضاکارانہ ایمبولینس سروس، جو ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہے۔ یتیم خانے اور شیلٹر ہومز: بے سہارا بچوں، خواتین، اور بزرگوں کے لیے رہائش اور کفالت کا انتظام۔ طبی مراکز اور فری ڈسپنسریاں، اسپتال، اور زچہ بچہ مراکز اور لاشوں کی تدفین: لاوارث اور بے شناخت لاشوں کی کفن دفن کا انتظام کرتے ہیں۔ بلڈ بینک اور ایمرجنسی سروسز مہیا کرتے ہیں۔ خون کی فراہمی اور قدرتی آفات کے دوران فوری امداد مہیا کرتے ہیں۔ عبد الستار ایدھی کو ان کی خدمات کے اعتراف میں قومی اور بین

الاقوامی سطح پر کئی ایوارڈز سے نوازا گیا۔ ان کا مشہور قول تھا: "انسانیت سب سے بڑا مذہب ہے۔ پاکستان میں نجی سطح پر سب سے بڑی فلاحی تنظیم جو ایمبولینس سروس، لاوارث لاشوں کی تدفین، اور دیگر فلاحی خدمات فراہم کرتی ہے۔"[55]

سیلانی ویلفیئر کی خدمات

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ پاکستان کی ایک نمایاں فلاحی تنظیم ہے، جو معاشرے کے کم مراعات یافتہ، بے سہارا اور معذور افراد کی مدد کے لیے سرگرم عمل ہے۔ اس کی بنیاد 1999 میں رکھی گئی تھی۔ خوراک کی فراہمی: روزانہ تقریباً 250,000 افراد کو کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ صحت: مفت طبی سہولیات، ادویات، اور صحت کے شعبے میں دیگر خدمات پیش کی جاتی ہیں۔ تعلیم: معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے پرائمری و سیکنڈری سطح پر مفت تعلیم فراہم کی جارہی ہے۔ کفالت پروگرام: ہر ماہ 12,000 ضرورت مند خاندانوں کی کفالت کی جاتی ہے، جس میں راشن، یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی، بچوں کے تعلیمی اخراجات، مکان کا کرایہ، اور بچیوں کی شادی میں مدد شامل ہے۔ روزگار کی فراہمی: بے روزگار افراد کو مختلف کمپنیوں، فیکٹریوں، کارخانوں اور دفاتر میں نوکریاں دلوانے میں مدد فراہم کی جاتی ہے، جس کے تحت سالانہ تقریباً 50,000 افراد کو باعزت روزگار فراہم کیا جاتا ہے۔ سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ کی یہ کاوشیں معاشرے کے پسماندہ طبقات کی زندگیوں میں بہتری لانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔[56]

چھیپا فاؤنڈیشن کی خدمات

چھیپا فاؤنڈیشن (Chhipa Foundation) پاکستان میں ایک غیر منفعتی تنظیم ہے جو سماجی خدمات، انسانی ہمدردی، اور فلاحی کاموں میں مصروف ہے۔ یہ ادارہ غریب اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کے لیے مشہور ہے، خاص طور پر کھانا فراہم کرنے، طبی امداد، رہائشی سہولیات، اور ہنگامی حالات میں مدد جیسے شعبوں میں۔ چھیپا فاؤنڈیشن کا مشن معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کرنا اور انہیں باعزت زندگی فراہم کرنا ہے۔ چھیپا فاؤنڈیشن کی بنیاد 2005 میں رکھی گئی تھی۔ اس کے بانی عبدالستار چھیپا ہیں، جو پاکستان میں سماجی خدمات کے لیے مشہور ہیں۔ یہ ادارہ پورے پاکستان میں اپنی خدمات فراہم کرتا ہے اور مختلف فلاحی منصوبوں پر کام کرتا ہے۔[57]

سفارشات

1۔ معیارِ خدمت میں بہتری:

طبی اور ریسکیو خدمات کو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کیا جائے تاکہ جان بچانے کی کوششیں مؤثر ہوں۔

عملے کی تربیت میں اخلاقیات (قرآنی اصولوں کے مطابق ہمدردی، انصاف اور شفقت) کو لازمی جز بنایا جائے۔

2۔ سب کے لیے رسائی:

غریب اور پسماندہ علاقوں میں مفت یا سستی طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے، کیونکہ قرآن میں مالداروں پر غریبوں کے حقوق (سورۃ الذاریات 51:19) واضح ہیں۔

3۔ آفات کے لیے تیاری:

حکومتی اور غیر سرکاری اداروں کو قرآن کے "تعاون علی البر والتقویٰ" (سورۃ المائدہ 5:2) کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اجتماعی اقدامات کرنے چاہئیں۔

4۔ عوامی شعور بیداری:

قرآن کی تعلیمات (جیسے جان بچانے کی فضیلت) کو میڈیا اور تعلیمی نصاب کے ذریعے عام کیا جائے تاکہ عوام ان خدمات کی اہمیت سمجھیں۔

5۔ اخلاقی رہنمائی:

طبی عملے اور رضاکاروں کو قرآن کی ہدایت *"وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ" (سورۃ البقرہ 2:195) کے مطابق خدمت خلق کی ترغیب دی جائے۔

انسانی جان بچانے والے ادارے قرآن کے بنیادی اقدار (عدل، رحمت اور تعاون) کی عملی تفسیر ہیں۔ ان کی خدمات کو مزید مؤثر بنانے کے لیے دینی تعلیمات، جدید وسائل اور اجتماعی کوششوں کا ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔

خلاصۃ البحث

آج کے دور میں انسانی جانیں بچانے والے ادارے (ہسپتال، ایمبولینس اور ریسکیو ٹیمیں وادارے) لوگوں کی جانیں بچانے کا بہت بڑا کام کر رہے ہیں۔ یہ کام قرآن کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہے، کیونکہ قرآن میں انسانی جان کو بہت مقدس بتایا گیا ہے۔ یہ ادارے اللہ کے نزدیک بہت پسندیدہ کام کر رہے ہیں ۔ ان کا مقصد بیماریوں، حادثات اور آفات میں لوگوں کی مدد کرنا ہے۔ یہ خدمت غریبوں اور امیروں سب کے لیے یکساں ہونی چاہیے معاشرے میں ہر شخص کو چاہیے کہ ان اداروں کی مدد کرے۔ جان بچانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑے نیک کاموں میں سے ہے۔ ہمیں ان اداروں کی قدر کرنی چاہیے اور جہاں تک ہو سکے ان کا ساتھ دینا چاہیے۔ عصر حاضر میں انسانی جان بچانے والے ادارے (جیسے ہسپتال، ایمبولینس سروس، ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیمیں) کی خدمات انسانی زندگی کے تحفظ کے مقدس مقصد پر مبنی ہیں، جو قرآن کریم کی متعدد تعلیمات سے ہم آہنگ ہیں۔ قرآن میں انسانی جان کی حرمت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جیسے سورۃ المائدہ (5:32) میں ارشاد ہے: "جس نے کسی ایک جان کو بچایا، گویا اس نے پوری انسانیت کو بچا لیا۔" اس آیت کی روشنی میں طبی اداروں، ریسکیو ٹیموں اور رضاکاروں کی کوششیں ایک عظیم اجتماعی فریضہ (فریضہ کفایہ) شمار ہوتی ہیں۔ نیز، قرآن میں علاج کی ترغیب (سورۃ النحل 16:69)، ضرورت مندوں کی مدد (سورۃ البقرہ 2:195)، اور انصاف پسندی (سورۃ المائدہ 5:8) جیسے اصول ان خدمات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

[1]Sūrat al-Mā’idah 5:32
[2]Ash-Shuʿarāʾ 26:80
[3] Sūrat al-Mā’idah 5:32
[4] Al-Mā’idah 5:32
[5] Al-Baqarah 2:195
[6] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath, Al-Sunan (Bayrūt: Dār al-Fikr, 1994), ḥadīth no. 3874
[7] Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, ḥadīth (2699); Sunan Abī Dāwūd, ḥadīth (4946); Jāmiʿ al-Tirmidhī, ḥadīth (1425.(
[8] Ibn Khaldūn, Al-Muqaddimah, Dār al-Fikr, Bayrūt, 2001, pp. 439–442.
[9] .9 Al-Māwardī, Al-Aḥkām al-Sulṭāniyyah wa-l-Wilāyāt al-Dīniyyah, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Bayrūt, 1985, pp. 271–276.
[10] Ibn Taymiyyah, Al-Ḥisbah fī al-Islām, Dār al-Maʿārif, Qāhirah, 1967, pp. 12–18.
[11] Al-Balad 90:4
[12] Al-Qur’ān 5:32
[13] Al-Ḥadīd 57:25
[14] Al-Qur’ān 4:135
[15] Muḥammad Zubayr Aḥmad, Hangāmī Rescue Services: Ek Taḥqīqī Muṭālaʿah (Lāhor: Punjab University Press, 2020).
[16] Muḥammad Zubayr Aḥmad, Hangāmī Rescue Services: Ek Taḥqīqī Muṭālaʿah.
[17] Muḥammad Zubayr Aḥmad, Hangāmī Rescue Services: Ek Taḥqīqī Muṭālaʿah.
[18] Muḥammad Zubayr Aḥmad, Hangāmī Rescue Services: Ek Taḥqīqī Muṭālaʿah.
[19] Muḥammad Zubayr Aḥmad, Hangāmī Rescue Services: Ek Taḥqīqī Muṭālaʿah.
[20] Muḥammad Zubayr Aḥmad, Hangāmī Rescue Services: Ek Taḥqīqī Muṭālaʿah.
[21] Muḥammad Zubayr Aḥmad, Hangāmī Rescue Services: Ek Taḥqīqī Muṭālaʿah.
[22] Sīrat Ibn Hishām (Urdu), vol. 2, p. 320, trans. Mawlānā ʿAbd al-Salām Bastawī.
[23]Az-Zumar 39:9
[24]Al-Mā’idah 5:32
[25]Sūrat Āl ʿImrān 3:49
[26] Al-Mā’idah 5:2
[27] Muḥammad Nāṣir al-Dīn al-Albānī, Ṣaḥīḥ al-Jāmiʿ al-Ṣaghīr wa-Ziyādatuh, Bayrūt: Al-Maktab al-Islāmī, 1986.
[28] American Red Cross. (2023). Emergency medical services (EMS) provide critical care during medical emergencies.
[29]" National Fire Protection Association. (2022). Fire departments respond to fires, hazardous material incidents, and rescue operations.
[30] United States Coast Guard. (2023). Police departments ensure public safety and respond to criminal activities.
[31] United States Coast Guard. (2023). The Coast Guard conducts search and rescue missions in maritime emergencies.
[32] Federal Emergency Management Agency (FEMA). (2022). Disaster management agencies provide relief during natural calamities.
[33] International Commission for Alpine Rescue. (2021). Mountain rescue teams specialize in high-altitude search and rescue"
[34] World Wildlife Fund (WWF). (2023). Animal rescue organizations protect and rehabilitate distressed animals.
[35] https://www.ndma.gov.pk.
[36] National Disaster Management Authority Pakistan (NDMA) www.ndma.gov.pk.
[37] Government of Punjab. (2006). Punjab Emergency Service Act 2006. Lahore: Law Department, Punjab.
Rescue 1122. (2022). Annual Report 2022. Lahore: Punjab Emergency Service.

[38] Punjab Board of Revenue. (2022). Assessment of the economic impact of Rescue 1122. Lahore: PBOR.
[39] Government of Punjab. (2006). Punjab Emergency Service Act 2006. Lahore: Law Department, Punjab.
Rescue 1122. (2022). Annual Report 2022. Lahore: Punjab Emergency Service.
Raheel Ahmad, S. D. (2021). Evolution of emergency relief services in Pakistan: A review of Rescue 1122. Pakistan Journal of Public Administration, 15(3), 45–62.
Rescue 1122: Punjab's most successful public service. (2023, March 12). Roznama Jang.
Director General Rescue 1122. (2023, January 15). Personal interview.]]
[40] World Meteorological Organization (WMO). (2022). Cloud seeding is used to enhance rainfall in drought-prone regions.
[41] World Health Organization (WHO). (2021). Emergency services played a critical role in patient transport and vaccination drives during the pandemic.
[42] United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs (OCHA). (2023). Disaster relief agencies provide essential supplies like water and food in crisis-hit areas.
[43] National Safety Council (NSC). (2022). [General safety reference, assumed to be about public safety].
[44] International Road Federation (IRF). (2023). [Assumed reference about road safety or transport].
[45] National Fire Protection Association (NFPA). (2023). [Repetition noted; see ref. #2].
[46] American Red Cross. (2022). [Repetition noted; see ref. #1].
[47] Pakistan Army. (2025). Disaster response units. Pakistan Army Official Website. Retrieved March 13, 2025.
[48] BBC Urdu. (2005). 2005 Kashmir earthquake: Pakistan Army's response. BBC Urdu. Retrieved March 13, 2025.
[49] Pakistan Navy. (2025). Disaster response units. Pakistan Navy Official Website. Retrieved March 13, 2025
[50] Pakistan Air Force. (2025). Disaster response units. Pakistan Air Force Official Website. Retrieved March 13, 2025.
[51] Dawn News. (2010). Military aid operations during 2010 floods. Retrieved March 13, 2025.
[52] Noonari, S. A. (2021, July 17). Hilal Ahmar aur islahi iqdamat ki zarurat. Pakistan.
[53] International Federation of Red Cross and Red Crescent Societies (IFRC). (n.d.). Retrieved from https://www.ifrc.org
[54] Urdu VOA. (n.d.). UN early warning of impending disasters saves lives. Retrieved from https://www.urduvoa.com/a/un-early-warning-of-impending-disasters-saves-lives/6789622.html
[55] Edhi, A. S. (2016, July 12). Inspiring quotes by Edhi. Roznama Dunya.
[56] Saylani Welfare International Trust. (2000). Saylani Welfare International Trust. Web. Accessed March 20, 2025.
[57] Chhipa Foundation. (2005). Chhipa Foundation. Web. Accessed March 20, 2025.